یہ کتاب جس کا انتساب مولینا ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور امام حسن البنأؒ سے کیا گیا ہے ' ساری تحریکوں کا ایک جائزہ پیش کرتی ہے۔

اس کا مقدمہ خلیلی صاحب نے بہت دباؤ ڈال کر مجھ سے لکھوایا مگر اسے چھوڑ کر ہم آگے چلتے ہیں۔ خلیلی صاحب کا پہلا مضمون --- الجماعت اور جماعت --- خاصے اہم مسئلے پر مشتمل ہے۔ دورِ نبوت کے بعد دورِ خلافت اور پھر منہاجِ نبوت سے انحراف کا دور' خلافت کا خاتمہ۔ پھر اس کے بعد مولف نے عنوان لیا ہے "مطلعِ امت پر اسلامی تحریکوں کا ظہور"۔ اس بحث میں حوالوں کے ساتھ تاریخ کا مفصل جائزہ ہے۔ اس کے آخر میں ان تحریکات کو الجماعت اور خلافت کا نام مستقبل میں دینے کی تجویز درست نہیں۔ البتہ امام حسن البنأؒ اور مولینا مودودیؒ کی دو جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے' دو ایسی نمایاں خصوصیات بیان کی گئی ہیں جو وزن رکھتی ہیں۔

ایک اہم موضوع "کچھ غارت گر رجحانات" کا ہے۔ بعض خوبیوں کے تذکرے کے ساتھ ان خرابیوں اور خطرات کی نشاندہی کی گئی ہے جو خود رو گھاس اور بالیوں کی طرح اشجارِ طیبہ کے لیے تباہ کن بن جاتی ہیں۔ ان کے لیے بہت محنت سے حوالے اکٹھے کیے گئے ہیں۔ کتاب و سنت سے بھی اور حال کی تحریکوں اور تحریکی بزرگوں کے احوال و اقوال سے بھی۔ یہ بحث خاصی طویل ہے۔ پھر برصغیر پاک و ہند کی تحریکوں کے ظہور اور نشوونما کے حالات مذکور ہیں۔ ضمناً کچھ دوسری تحریکات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ مولینا مسعود عالم ندوی کی مشہور کتاب "برصغیر ہند و پاکستان میں اسلامی تحریک کی تاریخ" میں تحریکِ مولینا مودودیؒ سے پہلے کے دور کا جائزہ لیا ہے۔ جناب عبیداللہ جند فلاحی نے "تاریخ دعوت و جہاد" برصغیر کے تناظر میں لکھی۔ اس کتاب میں تبلیغی جماعت ' سلفی تحریک ' حضرت مجدد الف ثانیؒ' شاہ ولی اللہؒ' ان کے عظیم خاندان' شہدائے بالاکوٹ (تحریکِ مجاہدین)' اقبال ' دیوبند اور ندوہ کی عملی و فکری تحریکیں' سب کا ذکر کیا ہے۔ مگر فرائضی تحریک کا ذکر نہیں۔ مولف کا کہنا ہے کہ وقتی ہیجانات اور دین کے کسی جزوی تصور کو لے کر جو کام کیے گئے وہ یا تو مٹ گئے یا تحریک نہ بن سکے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ لوگ لفظ تحریک کا اطلاق بھی اس کے اصطلاحی مفہوم کو سمجھے بغیر کر دیتے ہیں۔

ایک بحث یہ پیدا ہوئی ہے کہ اسلامی تحریکیں مکی دور میں ہیں یا مدنی دور میں۔ اس سلسلے میں خاصی مفید گفتگو ہے۔ اور آگے چل کر تو صحوۃ مبارکہ (Resergence) کا باب آتا ہے' بلکہ اسلامک ریسرجنس کہنا چاہیے یعنی اسلامی تحریکوں کے اثر سے عقیدوں ' اخلاق اور رویوں میں صحیح اسلامی رخ پر افراد میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ صحوۃ اسلامیہ کے محرکات و مظاہر' ان کے لیے آفات

اور فتنے، مثلاً غلو، غضب، پھر بے صبری، عجب و استکبار، مقصد سے بے تعلق مباحث، نیت میں خلل و فتور۔

اس کے بعد خارجی موانعات، یعنی مختلف اطراف سے مخالفتوں کے حملے اور سامراج کی ریشہ دوانیاں، خود اپنی حکومتوں کے معاندانہ رویے اور متعدد مزاحمتی اسباب۔

کتاب کی اہم ترین بحث جس میں اسلامی تحریکوں کی اندرونی غلطیوں، کوتاہیوں اور منفی رجحانات کا ہمدردانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ اس رخ پر سوچنے والے اور لکھنے والے کم ہی لوگ ہیں، جو ہیں وہ ذہنی کشمکش اور اپنے عہدوں کے زیر اثر ایسا ٹھنڈا، معتدل اور خیر خواہانہ مضمون مشکل سے لکھ سکیں گے۔

میں نے اپنا مقدمہ اسی باب سے متاثر ہو کر لکھا۔

۱۹۹۲ کی شائع شدہ کتابوں میں سے ایک اچھی کتاب، جسے تمام مسلمانوں کو خصوصاً احیائے اسلام کا جذبہ رکھنے والوں کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

(ن - ص)

نونہال دینیات: پیش کش بیت الحکمت۔ پتہ: بند مراد خان، پوسٹ آفس مدینۃ الحکمت، کراچی ۷۴۷۰۰ - ۵ حصوں کے مجموعی صفحات ۱۹۴۔ کاغذ دبیز سفید، طباعت خوشنما، ٹائٹل قدیم طرز نقاشی کے ساتھ کئی رنگوں میں، دبیز آرٹ پیپر پر۔

یہ پہلی سے پانچویں جماعت تک دینیات کا نصابی سیٹ ہے۔ اس میں مجموعی طور پر بھی زبان بڑی آسان ہے۔ مگر درجات کے لحاظ سے بھی تدریجاً مضامین کی وسعت کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ زبان کی سطح بھی بلند ہوتی ہے۔ پہلے حصے میں اللہ، اللہ کے رسول، ہمارا دین (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا تصور)، ماں باپ، استاد کا ادب، سچائی، دیانت، نیک عادتیں (نظم)۔ نظمیں اور بھی ہیں، نیز رنگین تصویریں فوٹو آرٹ پیپر پر۔ کمال یہ کہ نہایت خوبصورت تصویریں مگر جانداروں کی نہیں۔

اسی طرح بقیہ حصوں میں ایک ایک درجے کے مطابق مضامین اور ہر مضمون کے خاتمے پر ایسے سوالات جو طلبہ کے حافظے کے لیے بھی معاون ہوں، اور ان کے حقیقی علم کا بھی اندازہ ہو کہ انہوں نے پڑھ کر کیا اخذ کیا۔